75

فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم انوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۲۱ صفر ۱۳۹۱ھ، ۱۸ شہادت ۱۳۵۰ ہش، ۱۸ اپریل ۱۹۷۱ء	نمبر ۸۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ پاؤں کے انگوٹھے کے نیچے کی طرف نقرس کے درد کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد والحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۷ شہادت۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تین ہفتے راولپنڈی میں قیام فرمانے کے بعد پچھلے دنوں ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۷ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے۔ سر درد کی تکلیف چل رہی ہے جس کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ ۱۷ شہادت۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی نماز سے قبل آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ الفرقان کی آیت وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِہٖ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے توکل علی اللہ اور دعاؤں کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ توکل اور دعا کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ دعا تب ہی قبول ہوتی ہے جب انسان توکل کے مقام پر قائم ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی التجا پیش کرتا ہے۔ آپ نے احباب کو توکل کے مقام پر قائم ہونے اور غلبۂ اسلام کے لئے درد والحاح سے دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔

غانا کیلئے چوتھے ڈاکٹر

غانا کے لئے چوتھے ڈاکٹر مکرم آفتاب احمد صاحب فزیشن و سرجن مع اہلیہ ۱۵ اپریل کو لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے اور انہیں ارض بلال رضی اللہ عنہ کے باشندوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

تقویٰ تمام دینی علوم کی کنجی ہے۔ انسان تقویٰ کے سوا ان علوم کو نہیں سیکھ سکتا

پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے

"جہاں قرآن شریف میں تقویٰ کا ذکر کیا ہے وہاں بتایا ہے کہ ہر ایک علم (اس سے اخروی علم مراد ہے زمینی اور دنیوی علم مراد نہیں) کی جڑ تقویٰ ہی ہے اور تمام نیکیوں کی جڑ ہی تقویٰ ہے۔ متقی کا خدا تعالیٰ خود ہی متکفل ہوتا ہے اور اس کے لئے عجیب در عجیب نشان ظاہر کرتا ہے۔

قرآن شریف نے شروع میں ہی فرمایا۔ ھدًی للمتقین۔ پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کے لئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔ ایسا ہی دوسری جگہ فرمایا لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ دوسرے علوم میں یہ شرط نہیں۔ ریاضی، ہندسہ و ہیئت وغیرہ میں اس امر کی شرط نہیں کہ سیکھنے والا ضرور متقی اور پرہیزگار ہو بلکہ خواہ کیسا ہی فاسق و فاجر ہو وہ بھی سیکھ سکتا ہے۔ مگر علم دین میں خشک منطقی اور فلسفی ترقی نہیں کر سکتا اور اس پر وہ حقائق اور معارف نہیں کھل سکتے۔ جس کا دل خراب ہے اور تقویٰ سے حصّہ نہیں رکھتا اور پھر کہتا ہے کہ علوم دین اور حقائق اس کی زبان پر جاری ہوتے ہیں وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ہرگز ہرگز اُسے دین کے حقائق اور معارف سے حصّہ نہیں ملتا بلکہ دین کے لطائف اور نکات کے لئے متقی ہونا شرط ہے جیسا کہ یہ فارسی شعر ہے۔

عروسِ حضرتِ قرآں نقاب آنگہ بر دارد
کہ دارالملک معنے را کند خالی ز ہر غوغا

جب تک یہ بات پیدا نہ ہو اور دارالملک معنے خالی نہ ہو، وہ غوغا کیا ہے؟ یہی فسق و فجور دُنیا پسندی ہے۔ ہاں یہ جدا امر ہے کہ چور کی طرح کچھ کہلائے تو کہہ دے۔ لیکن جو روح القدس سے بولتے ہیں وہ بجز تقویٰ کے نہیں بولتے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ تقویٰ تمام دینی علوم کی کنجی ہے۔ انسان تقویٰ کے سوا ان کو نہیں سیکھ سکتا۔"

(ملفوضات جلد نہم صفحہ ۱۵۰ تا ۱۵۲)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ر شہادت ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاتاھم اللہ من حیث لم یحتسبوا

ایرانی حکمران عرب کو اپنے زیر نگیں سمجھتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ایران کے بادشاہ پرویز کو پہنچی تو اس نے دو شخصوں کو متعین کیا کہ وہ نعوذ باللہ آپ کو گرفتار کر کے اس کے پاس پہنچائیں۔ جب ایران کے ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے اور اپنی غرض بیان کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں کہا کہ کل اس کا جواب دوں گا۔

دوسرے دن جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں کہا کہ جاؤ میرے خدا نے تمہارے خدا کو مار ڈالا ہے چنانچہ تحقیقات پر معلوم ہوا کہ شاہ ایران کو اسی رات اس کے بیٹے شیرویہ نے قتل کر دیا تھا اور تخت نشین ہو گیا۔ اس امر پر غور کیا جائے تو ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی

کہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب آئیں گے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ ضرور اپنے رسولوں کو ان کے ساتھ جنگ یا دو بدو ہی میں غالب کرتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کو مغلوب کرنے اور ان کو شکست دینے کے بہت سے طریقے استعمال کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض وقت اللہ خود دشمنوں میں پھوٹ ڈال دیتا ہے اور وہ آپس میں لڑ کر خود ہی تباہ ہو جاتے ہیں۔ کبھی خود دشمنوں کا آدمی ہی معیت میں اللہ والوں کا معاون بن جاتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب دشمن کھلم کھلا عباد اللہ پر حملہ آور ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے مقابلہ میں بھی دشمنوں کو شکست دیتا ہے جیسا کہ جنگ بدر میں ہوا کہ اگرچہ مسلمان تھوڑے تھے ان کی تعداد دشمنوں کے مقابلہ میں صرف ایک تہائی تھی مگر میدان جنگ میں مومنوں نے ایسے کارنامے دکھائے کہ دشمن شکست کھا کر بھاگ نکلا۔

یہ دراصل ایک معجزہ تھا لیکن ضرور نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ عباد اللہ کے دشمنوں کو بالمقابل لا کر ہی شکست دے جیسا کہ مثلاً ایرانی بادشاہ کی صورت میں ہوا۔ شیرویہ نے جو بادشاہ کا بیٹا تھا اپنے باپ پرویز کو اسلئے ہلاک نہیں کیا تھا کہ پرویز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی تھی اس نے تو اپنی غرض حاصل کرنے کے لئے ہلاک کیا تھا اور وہ یہ تھی کہ وہ اپنے باپ کو ہلاک کر کے خود تخت حکومت پر متمکن ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس طریق سے درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا بدلہ لیا تھا جو اس نے اپنے آدمی بھیج کر آپ کو نعوذ باللہ قید کر کے اس کے پاس پیش کرنے کی صورت میں کی تھی۔

انبیاء علیہم السلام اور آپ کے پیروؤں کی مدد اللہ تعالیٰ مختلف طریقوں سے کرتا ہے اور ان کے دشمنوں کو مختلف طریقوں سے شکست دیتا ہے اور اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔

جب کفار مکہ نے آنحضرت اور آپ کے اعزہ و اقرباء کو شعب ابی طالب میں پابند کر دیا تھا اور دو سال تک ان کے پاس کوئی خورد و نوش کا سامان بھی نہ پہنچنے دیتے تھے۔ سب سرداروں نے عہد نامہ لکھ کر کعبہ میں لٹکا دیا ہوا تھا کہ کوئی قریشی سردار ان کی مدد نہ کرے ایسی حالت میں بھی مطعم بن عدی آپ کے پاس سامان پہنچا دیتا تھا۔ حالانکہ وہ مسلمان نہیں تھا۔ اور جب دوسرے لوگوں نے ایک دفعہ اس کو پکڑ لیا تو خود ان میں سے ہی مطعم بن عدی کے طرفدار ہو گئے اور اسکو برا بھلا کہنے کی بجائے اس کی امداد کو کھڑے ہو گئے اور آخر یہ فیصلہ ہوا کہ ایسا ظالمانہ معاہدہ قائم نہیں رہنا چاہیئے اور سب نے کعبہ میں جا کر دیکھا تو اس کاغذ کو دیمک چاٹ چکی تھی۔

الغرض یہ ایک مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دشمنوں ہی میں سے آدمی کھڑے کر کے بھی بعض وقت ان کی مدد کرتا ہے۔ چنانچہ جب آپ ان سے مایوس ہو کر واپس آئے اور مکہ میں دوبارہ داخل ہونا چاہا تو قانون کے مطابق آپ کسی پناہ دینے والے کی مدد کے بغیر ایسا نہیں کر سکتے تھے چنانچہ آپ نے انہیں مطعم بن عدی کو پیغام بھیجا جس نے اپنے دو بیٹوں کو بھیجا کہ اپنی حفاظت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ میں لے آئیں جو مسلح ہو کر آپ کی حفاظت کر کے آپ کو گھر لے آئے۔

اسی طرح جب مکہ کی زمین آپ پر تنگ ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے مدینہ میں ایک گروہ پیدا کر دیا جو آپ کو پناہ دینے کے لئے تیار ہو گیا اور عین اسی وقت جب سب کفار مل کر آپ کو نعوذ باللہ قتل کرنا چاہتے تھے آپ گھر سے نکل کر مدینہ روانہ ہو گئے اور مدینہ میں پناہ گزین ہوئے کفار مکہ نے اہل مدینہ کو بہت دھمکیاں دیں مگر اہل مدینہ نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ یہ کفار مکہ کی بڑی شکست تھی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ اپنے بندوں کی مدد مختلف طریقوں سے کرتا ہے کہ دشمن کو شکست ہو جاتی ہے اسلئے یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ فلاں مقابلہ فلاں وجہ سے نہیں تھا۔ اس لئے جو شکست دشمن کو ہوتی ہے وہ اس کی وجہ سے نہیں ہوتی انسان اپنی تدبیر کے مطابق عمل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی تدبیر کو اس پر لوٹا دیتا ہے اور اس کو شکست بھی ہو جاتی ہے۔

حدیث النبی
صلی اللہ علیہ وسلم

مسجد اور اسکے آداب

عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ

(مسند احمد)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے اللہ میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے اور جب آپ مسجد سے نکلتے تو یہ دعا مانگتے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے اللہ میرے گناہ بخش اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

76

تقویٰ کی باریک راہیں

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قلم سے)

ایک مسلمان کے لئے پہلا یا ابتدائی راستہ خدا تعالےٰ سے ملنے کا جو شریعت نے تجویز کیا ہے وہ تقویٰ کا ہے۔ یعنی خدا کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے بچتے رہنا اس سے اگلا اور اعلےٰ راستہ محسن بننے کا ہے۔ یعنی وہ طریقہ جس سے خدا کی محبت اور عشق کی وجہ سے مومن نیکیوں میں ترقی کرتا ہے۔

یہ تقویٰ کا لفظ ہماری جماعت کے بچہ بچہ کی زبان سے سنا جاتا ہے کیونکہ یہ جماعت کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ہے اور بغور دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ واقعی یہ جنسِ گرانقدر دنیا میں آج کل اور کسی جگہ دستیاب نہیں ہو سکتی مگر باوجود اس لفظ کے کثرتِ استعمال اور کثرتِ تذکیر کے پھر بھی جو حق اس کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کا تھا وہ ادا نہیں ہوا۔ اور تقویٰ کی باریک راہوں کا تو کیا ذکر اس کی شاہراہ یا موٹی موٹی راہوں سے بھی بعض لوگ ناواقف نظر آتے ہیں۔ اور یہ صرف اس لئے کہ اجمال تو موجود ہے۔ مگر تفصیل کا علم نصیب نہیں ہوا۔ کیوں نصیب نہیں ہوا! اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کی صحبت زیادہ نہیں ملی۔ اور ان مقدس لوگوں کے طریق عمل کو غور سے نہیں دیکھا گیا اور احمدیت کے لئے صرف بیعت کے ایک خط یا تھوڑے لٹریچر کے مطالعہ مکتفی سمجھ لیا گیا یا زیادہ سے زیادہ جلسہ اور کانفرنس پر حاضر ہونا بالکل کافی خیال کر لیا گیا۔ برخلاف اس کے جس کسی کو یہ سعادتِ صحبت حاصل ہوگئی اس پر تو پھر خود بخود معرفت کے دروازے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور تقویٰ کی موٹی راہوں کو طے کرنے کے بعد باریک راہوں کے لئے اللہ تعالےٰ ایسے بندوں کو براہِ راست اپنی تربیت میں لے لیتا ہے اور ایک رو معرفت اور علم لدنی کی ہر ضروری امر کے متعلق ان کے دل و دماغ میں آسمان کی طرف سے جاری ہو جاتی ہے اور جو امر خلافِ تقویٰ ہوتا ہے اس سے انہیں روک دیا جاتا ہے اور جو موافقِ تقویٰ ہوتا ہے اس کی تحریص یا اجازت مل جاتی ہے۔ اس وقت بندہ کی حالت اس دنیا سے اتنی ارفع اور بلند ہو جاتی ہے کہ دنیا کی عقلوں میں جو اعمال یا خیالات معمولی اور بے ضرر ہوتے ہیں وہ ان میں خطرہ اور ہلاکت دیکھتا ہے اس کی دو کی جگہ چار آنکھیں ہو جاتی ہیں اور ایسی نمائشی نیکی سے وہ اسطرح بچتا ہے جس طرح عام لوگ گناہ سے پرہیز کرتے ہیں اور اس وقت وہ شخص اس بابرکت وجود کی ظلیت میں داخل ہو جاتا ہے جس نے دعویٰ کیا تھا کہ ؎

من تربیت پذیر ز ربِ مہیمن ام

مگر اس حالت یا اس سے بڑھ کر کیفیات سے پہلے بھی ایک مبتدی متقی انسان کی خود اپنی بصیرت بہت روشن ہونی شروع ہو جاتی ہے اور اس کا فہم خدا کی رضامندی کی راہوں میں بہت تیز ہو جاتا ہے اور جو باتیں عُرفاً بے عیب اور مخلوقات میں علی الاعلان دائر و سائر نظر آتی ہیں وہ ان سے بچنے لگتا ہے۔ صرف اس لئے کہ اس کے اندر مصنوعی تقویٰ نہیں بلکہ حقیقی تقویٰ کی وہ روح موجود ہوتی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ

وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ

یعنی اگر تم بکوشش تقویٰ کو اختیار کرلو گے تو اللہ تعالےٰ تمہاری تعلیم کو براہ راست اپنے ہاتھ میں لے لے گا اور پھر تم گمراہ نہیں ہو سکو گے۔ سو وہ حالت اس کو میسر آجاتی ہے۔ ہاں یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص کو تفصیلی عقلی دلائل اور براہین کسی چیز کے جائز یا ناجائز ہونے کے بھی معلوم ہو جائیں۔ البتہ اتنا ضرور ہو جاتا ہے کہ متقی کو امرِ جائز اور امر ناجائز میں تمیز کرنے کی حس ہو جاتی ہے اور وہ ایک اچھے کام کو ایک برے کام سے اسی طرح الگ کر دیتا ہے جس طرح ایک جوہری سچے موتیوں کو جھوٹے موتیوں سے۔ اور ایسا انسان خدا تعالیٰ کی نافرمانی کو بظاہر عمدہ اعمال کے اندر اسی طرح سونگھ لیتا ہے جس طرح ہم مُردار کی بدبُو کو۔

اب میں اصلی مطلب کی طرف آتا ہوں وہ یہ کہ مثالوں سے تقوےٰ کی بعض باریک باتوں کا ذکر کروں جن سے شائقین کو کچھ علم ہو۔ اس راہ کا جو حقیقتاً یہ باتیں بہت باریک نہیں مگر مبتدیوں کے سمجھنے کے لئے میں ان کو باریک ہی کہوں گا۔ کیونکہ موٹے گناہ تو عموماً قتل، چوری، زنا اور جھوٹ ہی سمجھے جاتے ہیں حالانکہ اور چل کر خود انہی گناہوں کی اتنی قسمیں اور اتنی شاخیں ہو جاتی ہیں کہ عام آدمی ان کو تمیز نہیں کر سکتا کہ یہ کوئی گناہ بھی ہے یا نہیں کیونکہ باریک در باریک قسمیں انہی باتوں کی دُنیا میں اس قدر رائج ہوگئی ہیں کہ سوسائٹی میں ان کو معیوب بات خیال ہی نہیں کیا جاتا بلکہ وہی شخص عقلمند، زیرک اور دوراندیش مشہور ہو جاتا ہے جو ایسے باریک گناہ دل کھول کر کرتا ہے اور ایسے ایسے طریقے ایجاد کرتا رہتا ہے کہ وہ ان پر زیادہ سے زیادہ کامیابی سے عمل کر سکے قرآن مجید نے گناہوں کی ان باریک قسموں کی طرف کنایۃً ایک اشارہ کیا ہے چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

یعنی نہ صرف ظاہری فحشاء سے بچو بلکہ ان بے حیائیوں سے بھی بچتے رہو جو باریک اور مخفی اور دل کے اندر کے خانوں میں چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ نہ صرف انسان کے آلاتِ تناسل ہی زنا کرتے ہیں بلکہ اس کی آنکھ بھی زنا کرتی ہے اسکے کان بھی زنا کرتے ہیں اس کے پیر بھی زنا کرتے ہیں اس کا دل بھی زنا کرتا ہے، غرض اس حدیث میں ایک مشہود اور موٹے گناہ کی شاخوں اور باریک رستوں کو بھی واضح کر کے بتایا گیا ہے۔

اسیطرح اور گناہوں کا حال ہے۔ چنانچہ جس طرح کسی کے ہاں نقب لگا کر اس کا زیور نکال لینا چوری کہلاتا ہے۔ اسی طرح ایک احمدی طالب علم کے نزدیک امتحان کے پرچہ میں نقل کر لینا بھی چوری ہے اور جس طرح رسّہ گلے میں ڈال کر پھانسی سے مر جانا خودکشی ہے اسی طرح ایک احمدی متقی بیمار کے نزدیک غذا کی ایسی بدپرہیزی کر لینا جس سے بیماری کے بڑھ جانے کا یقینی خطرہ ہے ایک قسم کی خودکشی ہے اور جس طرح کسی انسان کا قتل کر دینا دنیا داروں کے نزدیک ایک خوفناک جرم ہے اسی طرح ایک احمدی خاوند کے نزدیک بے ضرورتِ شرعی برتھ کنٹرول پر عمل کرنا بھی اسی ضمن میں ایک گناہ ہے علیٰ ہذا القیاس اگر زنا کرنا ایک موٹے فہم کے مسلمان کے نزدیک الٰہی نافرمانی ہے تو ایک احمدی نوجوان کے نزدیک علاوہ حلال اور جائز طریقہ کے کسی اور طرح سے اپنی شہوات کو پورا کرنا بھی زنا کے حکم میں داخل ہے۔

پس تقویٰ کی باریک راہوں پر عمل کرنے کے یہ معنے ہوں گے کہ ان گناہوں کو اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کے خوف کی وجہ سے چھوڑ دینا جو زیادہ باریک ہیں اور سرسری اور موٹی نظر والوں یا اہلِ ظاہر کو نظر نہیں آتے اور جن کی بابت دنیاوی عقل تو جواز کا فتوےٰ دے سکتی ہے مگر متقی کا ضمیر ان کی اجازت ہرگز نہیں دے سکتا۔ یاد رہے کہ یہ باتیں عام لوگوں کو صرف اتنا بتا دینے سے سمجھ میں نہیں آجاتیں کہ تم قتل نہ کرو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، جھوٹ نہ بولو بلکہ اس وقت سمجھ میں آتی ہیں جب کچھ باریک تفاصیل بھی ان کو بتائی جائیں کیونکہ جس قدر علم انسان کے دماغ میں آنکھ اور کانوں سے داخل ہوتا ہے اتنا کبھی مجمل بیانات سے داخل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں ایک ہی بات کو کئی کئی پیرایوں میں اور نئے نئے سیاق و سباق کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس کی مختلف شاخوں کو مختلف طریقوں

جمع شدہ رقوم فوراً ارسالِ مرکز کر دی جائیں۔ ناظر بیت المال آمد

سے واضح کیا گیا ہے۔

اس تمہید کے بعد اب میں چند نمونے متقیانہ افعال و اعمال کے بیان کرتا ہوں اور مزید تفاصیل خود ناظرین کے اپنے غور و فکر کے لئے چھوڑ دیتا ہوں۔

پہلی مثال

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک دفعہ کشمیر تشریف لے گئے۔ ریچھ مارنے کا لائسنس لیا ہوا تھا۔ دوران سفر میں ایک ایسی جگہ فروکش ہوئے جہاں احمدیوں کی آبادی تھی۔ وہاں حضور شکار کے لئے ایک پہاڑی جنگل میں داخل ہوئے۔ لوگوں نے ہانکا شروع کیا۔ ایک مشک والا ہرن ہانکے سے نکلا اور بالکل سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ رائفل حضور کے کندھے کے ساتھ لگی ہوئی تھی اور نالی شکار کی طرف۔ ہمراہی بے قرار تھے کہ ایسا عجیب نایاب شکار سامنے کھڑا ہوا ہے۔ کیوں نہیں فائر کیا جاتا۔ حضور نے ایک دم رائفل نیچے کر لی۔ ہرن بھاگ گیا۔ فرمایا کہ اس کا خاص لائسنس نہ ہونے کی وجہ سے میرے لئے اس پہ فائر کرنا جائز نہ تھا۔ گھر واپس ہونے پر بعض لوگ جو ساتھ تھے کہنے لگے کیسا عمدہ شکار سامنے آیا تھا ہم تو کبھی ایسے عمدہ شکار کو نہیں چھوڑا کرتے اگر ایسی احتیاطیں کرنے لگیں تو بس شکار ہو چکا..... مگر ان بے چاروں کو معلوم نہ تھا کہ اگر ایسی احتیاطیں نہ کی جائیں تو بس تقویٰ ہو چکا۔

دوسری مثال

میرے ایک بزرگ ہیں ان کے پاس رفتہ رفتہ ۹۰ کے قریب کھوٹے روپے جمع ہو گئے جن میں کچھ تو ایسے کھوٹے تھے جن کا ایک حصہ چاندی کی وجہ قابلِ فروخت تھا اور کچھ ایسے تھے جو محض مصنوعی اور ناکارہ تھے۔ انہوں نے ناکارہ تو سب تالاب میں پھینک دئے اور جو دوسرے تھے وہ بکنے بھیج دئے اور لے جانے والے سے کہہ دیا کہ انہیں کسی سنار کے ہاتھ فروخت کر کے انہیں اپنے سامنے اُسی سے کٹوا دینا تاکہ پھر بطور سکّہ نہ چلائے جا سکیں۔ سنار نے یہ بات مان کر ان کو خرید لیا۔ اور مقررہ قیمت ادا کر دی جب اُن کے ملازم نے کاٹنے کا مطالبہ کیا تو سنار لڑنے لگا کہ جب میں نے مول لے لئے ہیں تو اب تمہارا کیا کام، میں ان کو ثابت ہی بیچ لوں گا۔ مگر انہوں نے نہ مانا آخر واپس لے گئے۔ اس پر سنار نے کہا کہ اچھا میں اس شرط پہ کاٹوں گا کہ ان کی قیمت اتنی کم کر دو۔ یہ بات انہوں نے فوراً مان لی اور بہت رقم معاوضہ میں لے کر ایک ایک روپیہ کٹوا کر چھوڑا۔ حالانکہ عام لوگ اوّل تو کھوٹا روپیہ خود ہی کوشش کر کے چلا دیتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو کسی ہوشیار آدمی کی معرفت اس کو بازار میں چلوا دیتے ہیں یا دلالوں کے ہاتھ کچھ کم قیمت پر بیچ دیتے ہیں۔ کہ آگے وہ اُسے چلا لیں۔ اور بعض ظالم تو جیب میں یا دکان میں ایسے کھوٹے روپے تیار رکھتے ہیں جب کوئی سادہ طبع دیہاتی سودا خریدنے آ جاتا ہے تو اس کا اچھا روپیہ لے کر چالاکی سے فوراً اپنا خراب روپیہ اُسے دے کر کہتے ہیں کہ بھائی صاحب یہ آپ کا روپیہ ٹھیک نہیں۔ اسے بدل دیجئے۔ غرض یہ فرق ہے متقی اور غیر متقی میں۔ ایک ان میں سے نعوذ باللہ خدا کو اندھا سمجھتا ہے۔ اور دوسرا اُسے بینا یقین کرتا ہے۔ پس کیا تم یقین کر سکتے ہو کہ خدا کو اندھا سمجھنے والا اُس کی ذات سے کوئی روحانی فیضان حاصل کر سکتا ہے۔

تیسری مثال

ایک شخص کو ڈاک میں ایک خط ملا۔ اتفاقاً اس کے ٹکٹ پر مُہر لگانا یا ڈاکخانہ والا ہی بھول گیا یا لگائی تو کوئی نقش مہر کا نمونہ دار نہ ہوا غرض ٹکٹ بالکل کورا رہا۔ اس شخص کے لڑکے نے وہ ٹکٹ اُتار کر اُس سے کہا کہ ابا جان دیکھئے یہ ٹکٹ کا دوبارہ استعمال ناجائز ہے کوئی غیر متقی ہوتا تو اس ٹکٹ کا استعمال نہ صرف جائز سمجھتا بلکہ اپنی ایسی ہوشیاری کو فخریہ بیان کرتا۔

چوتھی مثال

متقی اور غیر متقی دونوں بازاروں میں اور عام گزرگاہوں اور مجمعوں میں عورتوں کی طرف سے اپنی نظر نیچی رکھتے ہیں۔ مگر جب کسی تنہا جگہ کوئی عورت منہ کھولے ہوئے گزرے جہاں کوئی دیکھنے والا نہ ہو تو غیر متقی خدا کی طرف سے غضّ بصر کر کے اس عورت کی طرف ارادی نظر ڈال لیتا ہے مگر متقی ہر ایسے موقع پر زیادہ قوت کے ساتھ غضِّ بصر پہ عمل کرتا ہے کیونکہ اس کو وہ عورت اکیلی سامنے نظر نہیں آتی بلکہ اس عورت کے پیچھے ایک اور وجود بھی ساتھ آتا ہوا نظر آتا ہے جسے خدائے علیم و بصیر کہتے ہیں۔

پانچویں مثال

ایک احمدی دوست تھرڈ کلاس میں سفر کر رہے تھے۔ راستہ میں ان کے ایک ملنے والے ریل میں مل گئے جو سیکنڈ کلاس میں بیٹھے تھے انہوں نے ان کو بلا لیا اور ایک دو سٹیشن تک وہ ان کے ساتھ ہی سیکنڈ کلاس میں سوار چلے گئے پھر اپنے ڈبہ میں آ گئے۔ سفر ختم ہوا۔ اور وہ صاحب ٹکٹ دے کر باہر چلے گئے۔ گھر آکر خود حساب کر کے انہوں نے وہ رقم جو ان دو سٹیشنوں کے درمیان سیکنڈ اور تھرڈ کے کرایہ کا فرق تھا۔ ایجنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر کے نام بھجدی اور لکھ دیا کہ ایک ضرورت کی وجہ سے میں نے اپنے سفر میں دو سٹیشن تک سیکنڈ کلاس میں سفر کر لیا تھا۔ یہ اس کا کرایہ ارسال ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ تھرڈ کلاس کے مسافر کا ۲۵ سیر سے زیادہ وزن ارادۃً بغیر تلوائے اور کرایہ ادا کئے ریل میں لے جانا اور بغیر اجازت اسٹیشن ماسٹر کے یا پلیٹ فارم ٹکٹ خریدنے کے سوا اندر پہنچ جانا اور ہوشیاری کے ساتھ سٹیشن کی دوسری طرف سے باہر نکل جانا ایسے افعال ہیں جن سے ایک متقی شرماتا ہے۔

چھٹی مثال

ایک ماسٹر صاحب تھے، وہ باوجود اس سرکاری حکم کے کہ ٹیوشن بغیر اجازت ہیڈ ماسٹر کے نہ لی جایا کرے خود خفیہ خفیہ ایسی ٹیوشن لے لیا کرتے تھے۔ ایک شاعر جو کسی اور شاعر کا شعر اپنی غزل میں اپنا کر ملا لیتے تھے، یا ایک مصنف صاحب جو دوسروں کی تصنیف کو اپنے مضمون میں بلا تسلیم کرنے مصنف کے نام کے شامل کر لیا کرتے تھے، ایک بار سوختہ طالبعلم جو کسی امتحان کے پرچہ کا ناجائز طور پر چند روز پہلے پتہ لگا لیا کرتے تھے۔ ایک وکیل صاحب جو پورا محنتانہ لے کر بھی پیشی کے وقت غیر حاضر ہو جایا کرتے تھے، ایک ڈاکٹر صاحب جو خصوصاً نوجوان عورتوں کو طبی مشورہ کے وقت سینہ بین لگا کر اچھی طرح ٹھونک بجا کر دیکھنا لازمی سمجھتے تھے۔ ایک صاحب جو بغیر جائز حق کے دوسروں کا مضمون پڑھ لیا کرتے تھے۔ ایک مُلّا جی جو لوگوں کے سامنے مسجد میں تو بہت سنوار سنوار کر نماز پڑھتے تھے مگر اکیلے میں وہ بات ان سے صادر نہ ہوتی تھی، ایک پیشہ ور (مثلاً درزی، سنار، لوہار) جو وعدہ کر کے پھر اس وعدہ پر اپنا کام پورا کر کے نہیں دیتے تھے، ایک ملازم جو اپنی تنخواہ کے وقت تو پوری رقم کا مطالبہ کیا کرتے تھے مگر خود کام کرنے کے وقت باریک محاسبہ نہیں کرتے تھے کہ آیا میں معاہدہ کے مطابق چل رہا ہوں یا کچھ غفلت کر رہا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ ایسے سب لوگ دنیاداروں کی نظروں میں خواہ بڑے ہوشیار کہلائیں مگر خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ متقی ہونے کا امتیازی طرّہ نہیں پا سکتے۔ متقی وہی ہیں جو ایسے کام نہیں کرتے اور پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں۔

ساتویں مثال

ایک شخص جو شہوانی خیالات کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور نامحرموں کے حُسن و شمائل میں اپنے دل کو مشغول کرتا ہے یا اپنے بکس میں حسین عورتوں کی تصاویر کو خزانۂ آرٹ کہہ کر مقفّل کر کے رکھتا ہے یا ہمسایہ کے گراموفون میں کسی عورت کے گانے کی آواز کو مزے لے لے کے سنتا ہے یا مرد اور حسین لڑکوں سے بلا ضرورت صاحب سلامت اس لئے رکھتا ہے کہ اُن کا قرب اُسے کچھ لطف دیتا ہے، یہ اور ایسی ہزاروں باتیں تقویٰ کی جڑ کو کاٹ ڈالنے والی ہیں گو وہ آجکل کی تہذیب کا ایک جزوِ اعظم بنی ہوئی ہیں۔ اسی طرح ایک ایسا شخص جو جسمانی صفائی سے لاپرواہ ہے، اس کے جسم سے بدبُو آتی ہے اور اس کے کپڑے گندے رہتے ہیں، ناپاک چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا، اپنے دانت صاف نہیں رکھتا جس کی وجہ سے اس کے منہ سے بدبُو آتی ہے، کچا لہسن یا پیاز یا مُولی یا ہینگ کھا کر مسجد میں آ جاتا ہے! اور نمازیوں کو ایذاء دیتا ہے کوئی قابلِ تعریف متقی نہیں۔

آٹھویں مثال

وہ شخص جو اپنے جسم کو خدا کی امانت نہیں سمجھتا اور اپنی صحت اور قویٰ کو خدمتِ دین کے لئے درست رکھنے کی طرف سے لاپرواہی کرتا ہے، عادی بد پرہیز ہے، جائز اور حلال لذتوں میں منہمک رہتا ہے، وقت جیسے قیمتی متاع کو ضائع کرتا ہے، بہت ہنستا ہے، خواہ مخواہ بیماری یا زمانہ کی شکایت کرتا رہتا ہے، یا اکثر رنجیدہ رہتا ہے، اور جماعت پر عموماً بدظن رہتا ہے، نہایت خشک مزاج ہے۔ معمولی تکلیف پر بے صبری ظاہر کرتا ہے اور تھوڑی نعمت کو حقیر سمجھ کر اس کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ ابھی تقویٰ کی باریک راہوں سے دُور ہے چہ جائیکہ باریک تر اور باریک ترین راہوں کا واقف سمجھا جائے۔

نویں مثال

ایک شخص جو کسی بُری بات کو اس لئے چھوڑتا ہے کہ لوگ اس بات کو بُرا سمجھتے ہیں۔ وہ اس بات میں متقی نہیں ہے۔ بلکہ متقی وہ ہے جو ترکِ معاصی صرف خدا تعالےٰ کے خوف سے کرے یعنی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اُسے دیکھ رہا ہے وہ علیم بذات الصدور ہے، وہ سب سے زیادہ محبّت اور عزّت کے قابل ہے، اُس نے اس بات کو ناجائز قرار دیا ہے کہ اگر میں یہ کام کروں گا تو اس ذاتِ والاصفات سے میرا تعلق کم ہو جائے گا۔ اس یقین کی وجہ سے کسی گناہ کی بات سے پرہیز کرنے والا اصل متقی ہے بدی کو بدی سمجھ کر ترک کرنا یا نیکی کو نیکی کی وجہ سے اختیار کرنا یہ دہریوں اور یورپین فلاسفروں کا کلیہ ہے جسے ایک مسلمان فلاسفر کسی صورت میں قبول نہیں کر سکتا۔ مسلمان اگر بدی سے بچتا ہے تو صرف خدا کے خوف کی وجہ سے اور نیکی کرتا ہے تو صرف خدا کی محبت کے سبب سے نہ کہ دہریوں کی طرح اپنے دنیاوی فائدہ کے لئے یا اپنے نفس کو لطف اور لذت دینے کے لئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے کھانے پینے کی اشیاء کی طرح نیکی کے اندر بھی ایک بڑی لذّت رکھی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام

تبلیغی دورے اور لیکچر۔ نو افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل مبلغ سلسلہ مقیم جوگجاکرتا

عرصہ زیر رپورٹ از یکم تا ۱۵ مارچ کی رپورٹ مختصراً ارسالِ خدمت ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ کا زیادہ حصہ سفر اور دورہ پر گزرا۔

جاکرتا سے واپسی پر خاکسار باندونگ آیا۔ جہاں خاکسار نے نماز جمعہ ادا کی جس کے بعد وہاں کے خدام کا خاص اجلاس تھا۔ اس سے خطاب کیا۔ دوسرے روز وہاں سے روانہ ہو کر تاسک ملایا ایک نکاح کی تقریب تھی۔ اس میں شرکت کی۔ یہ تقریب جماعت احمدیہ تاسک ملایا کے پریذیڈنٹ اور جماعت کے ایک پرانے اور نہایت ہی مخلص دوست مکرم شریف صاحب کی لڑکی کے نکاح کے موقعہ پر تھی۔ جس میں علاوہ مکرم رئیس التبلیغ صاحب کے متعدد مبلغین نے شرکت کی۔ خطبہ نکاح کے لئے مکرم رئیس التبلیغ صاحب کا انتظار تھا مگر وہ بعض موانع کے باعث وقت پر نہ پہنچ سکے چنانچہ خطبہ نکاح کا فرض خاکسار نے ادا کیا۔ احباب جماعت کے علاوہ اس موقعہ پر دو اڑھائی صد بلکہ اس سے بھی زیادہ غیر از جماعت احباب موجود تھے۔ تقریب کا اہتمام خاصے وسیع پیمانہ پر تھا جس میں شہر کے معززین نے خاص تعداد میں شرکت کی۔

اسی روز تاسک ملایا میں مجھے جوگجا سے ایک Express پیغام ملا۔ کہ وہاں ۱۰ افراد کا ایک گروپ بیعت کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ خاکسار دوسرے ہی روز صبح جوگجا روانہ ہو گیا۔ یہاں پہنچ کر حالات کا جائزہ لیا۔ اور دوسرے روز سگلانگ کا پروگرام بنایا۔ تا بیعت کرنے والے گروپ سے تعلق قائم کیا جائے۔ چنانچہ سگلانگ کے مکرم یحییٰ صاحب (پبلک نوٹری۔ اور جماعت کے مخلص دوست) سے مل کر اس ضمن میں ضروری انتظامات انجام دیئے۔ اور باقاعدہ ایک تقریب کے رنگ دوسرے روز بیعت کا پروگرام بنایا۔ بیعت سے قبل اور بعد دونوں مواقع پر بیعت کنندگان کو ضروری نصائح کی۔ اور چندوں وغیرہ کی اہمیت واضح کی۔ اس موقعہ پر بعض غیر از جماعت افراد بھی موجود تھے۔

سگلانگ میں ہماری جماعت کے پہلے صرف تین افراد تھے۔ اب یہ تعداد بفضلہ ۱۲ تک پہنچ گئی ہے یہ تمام نئے بیعت کرنے والے دراصل ایک ہی فیملی کے افراد ہیں۔ اس بیعت کے روح رواں سگلانگ کے ایک دوست مکرم Sawarto صاحب ہیں۔ جو کسب معاش کے تعلق میں بورنیو میں رہائش رکھتے ہیں محترم موصوف صرف تین ہفتوں کے لئے یہاں آئے تھے۔ اور اب واپس جا رہے ہیں جہاں ان کی رہائش Pontianak شہر میں ہے۔ یہ دوست الوداعی ملاقات کے لئے کل مجھے خاص طور پر پھر جوگجا ملنے آئے اور اپنے ماہوار چندہ کی ابتداء ماہ مارچ سے ۲۰۰ روپے چندہ دے کر دی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی فیملی کو استقامت دے۔

سگلانگ میں خاکسار کا قیام دو روز تھا۔ جہاں ایک اور تقریب میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ جس میں ۵۰-۶۰ کے قریب غیر از جماعت افراد بھی تھے۔ چنانچہ انہیں تبلیغی رنگ کے خطاب کا موقعہ ملا۔ سگلانگ میں مجھے پہلے بھی دو مرتبہ یورپ کی تبلیغی سلائیڈز عزیزوں میں دکھانے اور ساتھ لیکچر کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اب اس دفعہ بھی محمدیہ تنظیم کی طرف سے ۳۰ مارچ کے لئے ایک اور لیکچر کی دعوت ملی ہے۔ خدا تعالیٰ اسے کامیاب بنا دے آمین۔ سلائیڈز کے ذریعہ احمدیت کو متعارف کرنا ایک بہترین حربہ ہے ورنہ عام لیکچر کو سننے کے لئے کم ہی کوئی تیار ہوتا ہے۔

الحمد للہ کہ جوگجا میں طلبا بڑے شوق سے احمدیت میں دلچسپی لے رہے ہیں اور باقاعدہ طور پر درسوں میں اور جمعہ کے لئے مسجد آتے ہیں اور سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کرتے ہیں۔ خدا کرے یہ طلبہ بیعت کر کے جلد جماعت میں داخل ہو جائیں۔

اس ہفتہ جوگجا میں ایک طالب علم نے بیعت کی ہے۔ یہ ان طلبہ میں سے ایک ہے جو عرصہ سے مسجد آ رہے ہیں یہ طالب علم Bangka جزیرہ کا ہے اور یہاں یونیورسٹی میں ٹیکنیکل تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ یہ جزیرہ سماٹرہ اور جاوا کے درمیان واقع ہے۔ اس جزیرہ کا یہ پہلا احمدی ہے۔ بیعت کے بعد اس طالب علم نے کہا۔ کہ وہ تعلیم کی تکمیل کے بعد وہاں جا کر احمدیہ جماعت قائم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے استقامت دے۔ اسی طرح ایک طالب علم نے پہلے بیعت کی تھی۔ یہ دونوں بیعت فارم اور اس کے ساتھ دوسری نئی بیعتیں بغرض منظوری مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب کے ذریعہ ارسال خدمت کی جا رہی ہیں۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ احمدیت کو متعارف کرنے کے لئے سلائیڈز کا ذریعہ بہت مفید اور دلچسپ ثابت ہو رہا ہے اس ذریعہ سے خاکسار پہلے بھی متعدد لیکچر دے چکا ہے۔ اور گزشتہ ۱۱ مارچ کو بھی ایک لیکچر بہت کامیاب رہا ہے۔ محمدیہ تنظیم کے ماتحت یہ لیکچر تھا۔ جس میں ۲۰۰ سے زائد طلبہ موجود تھے۔ بعد میں سوال و جواب بھی ہوتا رہا۔

اب ایک اور دعوت اسی رنگ کی یہاں کے ٹیچرز ٹریننگ کالج کی طرف سے ملی ہے۔ یہ لیکچر انشاء اللہ ۲۷ مارچ کو ہوگا۔ جلسوں کا یہ ذریعہ نہ صرف کم خرچ بلکہ قریباً مفت ہے ورنہ اپنے طور پر جلسہ کرنا چاہیں تو ہزاروں کا خرچ ہے اور پھر یہ کہنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ کہ غیر از جماعت کس قدر تعداد میں شامل ہوں بہر حال امید ہے۔ اس طریق سے ایک ہلچل ضرور پیدا ہونے کا امکان ہے۔ وباللہ التوفیق۔

گزشتہ دنوں ایک دوست Bolaha سے کوئی ۳۰ میل کی مسافت طے کر کے احمدیت کے متعلق معلومات لینے کے لئے آئے۔ یہ دوست بڑے زمیندار ہیں۔ اور بارسوخ ہیں۔ انہوں نے کافی وقت ہمارے پاس گزارا۔ اور احمدیت کے بارہ میں گفتگو کرتے رہے۔ طبیعت اچھی ہے اور اکثر مسائل میں اتفاق کرتے ہیں۔ بہر حال انہیں تبلیغ جاری ہے اور میں اگلے ہفتے ان کے گاؤں جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ اگر یہ دوست جرأت کر کے داخل ہو گئے۔ تو امید ہے اس گاؤں میں تبلیغ کا ایک دروازہ کھل جائے گا۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

جوگجاکرتا میں بفضلہ تعالیٰ درس تدریس کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے خطبات جمعہ میں بھی تبلیغی پہلو خاص طور پر مدنظر رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ غیر از جماعت احباب بھی موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتہ سورج اور چاند گرہن کے نشانات کو تفصیل سے بیان کیا جو کہ ظہور امام مہدی کی علامات میں سے ہے۔

جاکرتا میں اس دفعہ مبلغین کی شوریٰ کی جو میٹنگ ہوئی تھی اس کے بعض فیصلہ جات کی اطلاع مکرم رئیس التبلیغ صاحب کے ارشاد سے جملہ مبلغین کے نام روانہ کرنے کے لئے خاکسار نے بصورت سرکلر تیار کی۔ اور اس کی متعدد کاپیاں بنائیں۔

درخواست دعا

جیسا کہ احباب یہ خبر پڑھ چکے ہیں کہ کیپٹن عبد السلام خان صاحب کو مورخہ ۱۲ مارچ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا جو جناب مولانا محمد یعقوب خان صاحب سابق ایڈیٹر لائیٹ کا پوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مولود کا نام محمود احمد تجویز فرمایا ہے۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت جناب مولوی محمد یعقوب خان صاحب کو مبارکباد کا پیغام بھی ارسال فرمایا۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور اسے خادم دین بنائے۔ آمین۔

خاکسار محمد اعظم بوتالوی
صدر موصیان
حلقہ وحدت کالونی لاہور

ایک اہم اور پاکیزہ عزم

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

۱۔ "اسلام کا پھیلانا ہمارا پہلا کام ہے"

۲۔ "ہم نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنی ہے اور جہاں جہاں ہم تبلیغ اسلام کریں گے وہاں لازماً مساجد بھی بنانی پڑیں گی ...... اور یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے۔ اس لئے سب کا فرض ہے کہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھیں"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ مغربی افریقہ میں ایک نئی مسجد کا افتتاح فرمایا اور دو مساجد کا سنگ بنیاد رکھا ایسے مواقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"میں چاہتا ہوں کہ یہاں پانچ پانچ میل کے فاصلہ پر مساجد بنائی جائیں"

مساجد اسلامی زندگی کا مرکز ہیں۔ لہٰذا ہماری جماعت کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلانات دار القضاء

(۱) مکرم ماسٹر محمد الدین ٹیلر ماسٹر گولبازار ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد میاں فضل دین صاحب کا انتقال ہو چکا ہے مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ نمبر [illegible] میں مبلغ ۔/۱۰۰۰ روپے جمع ہیں۔ مذکورہ رقم میری والدہ مسماۃ اللہ رکھی صاحبہ کو دلوانے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان ہیں۔ ان کو مذکورہ رقم مسماۃ اللہ رکھی صاحبہ کو ادا ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) شریف احمد ظفر (۲) زینب بیگم (۳) شوکت جہاں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

۲۔ مکرم محمد صفدر خاں صاحب ٹیکسیشن آفیسر میونسپل کمیٹی لائل پور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ڈاکٹر محمد انور صاحب کا انتقال ہو چکا ہے۔ مرحوم کے نام قطعہ ½ رقبہ دو کنال واقعہ محلہ دار الصدر غربی الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان ہیں (۱) محمد امجد خاں صاحب (۲) محمد اسلم خاں صاحب (۳) محمد سعید ارشد خاں صاحب (۴) محمد اکرم خاں صاحب لیـ رن (۵) ثریا بیگم صاحبہ (۶) امتہ الاسلام صاحبہ (۷) شمیم اختر صاحبہ (۸) عطیہ بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ بالا مرحوم کے مندرجہ بالا وارثان کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ یعنی محمد انور صاحب کی بجائے ان کے ناموں کا اندراج کیا جائے اور انہیں مرحوم محمد انور صاحب کا حقیقی وارث مقرر کیا جاوے

بذریعہ اخبار الفضل ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو ان کے وارث مقرر کئے جانے پر کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ تیس یوم تک اطلاع دیں۔

۳۔ مکرم عبد الحفیظ صاحب ۵ ڈی بلاک بی سمن آباد لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم عبد اللطیف کا مورخہ ۲۶-۷-۷۰ کو انتقال ہو چکا ہے مرحوم کے نام پلاٹ ½ رقبہ ۱ کنال واقع محلہ دار الصدر ربوہ الاٹ ہے۔ مذکورہ مذکورہ قطعہ میری والدہ مسماۃ رضیہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں۔ ان کو مذکورہ قطعہ میری والدہ کے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) طاہرہ ثروت (۲) امتہ اللطیف

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء)

وقف شدہ اراضیات کی پیداوار فوراً ارسال فرمادیں

وہ احباب جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ اپنی اراضی کا ایک حصہ وقف جدید کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ ان کی خدمت میں تاکیدی یاد دہانی کے طور پر لکھا جاتا ہے اور یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ مہربانی فرما کر التزام کے ساتھ اپنی وقف شدہ اراضی کی پیداوار وقف جدید کے نام مرکز میں جمع کرائیں۔ اور دفتر ہذا کو اسکی اطلاع دیں۔

زمیندار اصحاب چٹھیوں کا انتظار نہ فرمادیں بلکہ اس اعلان کو ہی فوری اطلاع تصور فرمادیں۔ اور جب بھی فصل تیار ہو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا حق جو اس کے نام وقف شدہ ہے۔ وقف جدید کو ادا فرما کر ممنون فرمادیں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میری چھوٹی ہمشیرہ صدیقہ بی بی ۵۹ سال کی عمر میں سمندری میں ۱۶ مارچ کو ساڑھے چار بجے شام ایک ماہ میں کینسر کی تکلیف میں مبتلا رہ کر انتقال کر گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا تین پوتے اور ایک پوتی چھوڑے ہیں مرحومہ بڑی مخلص صالحہ، خدمت گزار، مہمان نواز نماز کی پابند تھی اور موصیہ تھی فوت ہونے سے ایک ماہ پہلے ہی اپنے پاس سے پچاس روپیہ اپنے خاوند کو نکال کر دیئے کہ میری [illegible] ادا کر دو میں اس بیماری سے صحت یاب نہیں ہو سکوں گی۔ جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لے جایا گیا۔ اور ۱۷ مارچ کو فجر کی نماز کے بعد حلقہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

قاضی شریف احمد ریٹائرڈ سب پوسٹ ماسٹر ملتان چھاؤنی

درخواست ہائے دعا

میری اہلیہ سیدہ امتہ الحفیظ صاحبہ ہاشمی معدہ اور پتہ کے اپریشن کے لئے گنگا رام ہسپتال میں داخل ہوئی ہیں اپریشن کے کامیاب ہونے اور کامل و عاجل صحت کیلئے درخواست دعا ہے

(محمد اعظم بوتالوی وحدت کالونی لاہور)

(۲) میری بچی امتہ الحفیظ سلمہا اللہ تعالیٰ گزشتہ ماہ بعارضہ بخار بیمار ہو گئی تھی۔ اس کی صحت کمزور ہو گئی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت اچھی ہے بچی نے اس سال میٹرک امتحان بھی دینا ہے احباب کرام اس کی صحت و تندرستی اور امتحان میں شاندار کامیابی نیز خادمہ احمدیت بننے کے لئے دعا فرما دیں۔ (فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید)

۳۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر کے پاؤں کا اپریشن ہونے والا ہے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

۴۔ مکرم مرزا احمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک کھانوالی ضلع گجرات شدید بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(نذیر احمد خادم)

مرغی خانہ کھولنے والے

حضرات متوجہ ہوں۔ چوزے، گرمشینیں اور پولٹری کی خوراک ہم سے حاصل کریں ہمارے ہاں کے چوزے مرغی خانوں میں بہت مقبولیت حاصل کر رہے ہیں ان کی اوسط ۲۵۰ انڈے سالانہ سے بھی زائد ہے۔ ریڈ مکس چوزے ۔/۵۰ روپے سینکڑہ (۳ فیصد زائد) ۹۰ فی صد پٹھیاں جن کی ۔/۲۰۰ روپے سینکڑہ (۲ فیصد زائد) ایک ہزار یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد چوزے زائد دیئے جاتے ہیں

منیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

حصہ آمد، چندہ عام، چندہ جلسہ سالانہ کے بقایاجات جلد ادا فرما کر ممنون فرمائیے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصدی ادائیگی کرنے والوں کی فہرست

اپنے پیارے اور واجب الاطاعت امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جن خواتین و حضرات نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدہ کے ساتھ ہی سو فی صد کی ادائیگی کر دی ہے۔ ان کی فہرست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کی غرض سے پیش کی گئی۔ حضور نے جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا اور دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کے اموال میں برکت عطا فرمائے۔ یہ فہرست اب دعا کی غرض سے اور اس غرض سے کہ یہ نام تاریخ احمدیت میں ثبت ہو جائیں روزنامہ الفضل میں شائع کی جا رہی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام معطی مع مقام	رقم جو ادا کی گئی
۱	مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب دار الصدر شرقی ربوہ	۵۰۰ روپے
۲	مکرم نوابزادہ شاہد احمد خان صاحب "	۵۰۰ روپے
۳	مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب "	۵۰۰ روپے
۴	محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ بیگم مرزا حمید احمد صاحب لاہور	۶۰۰ روپے
۵	مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب ربوہ	۵۰۰ روپے
۶	" منجانب نواب محمد علی خان صاحب ربوہ	۵۰۰ روپے
۷	" صاحبزادہ مرزا امین احمد صاحب مع بیگم صاحبہ جہلم	۵۰۰ روپے
۸	" صاحبزادہ ڈاکٹر مبشر احمد صاحب پشاور	۵۰۰ روپے
۹	محترمہ صاحبزادی آصفہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ کرنل ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب پشاور	۵۰۰ روپے
۱۰	مکرم حوالدار چوہدری ناصر احمد صاحب باڈی گارڈ حضرت صاحب ربوہ	۶۰۰ روپے
۱۱	" محمد اکرم خان صاحب غوری مع اہلیہ صاحبہ دار الصدر شمالی ربوہ	۵۰۰ روپے
۱۲	" ملک فضل حسین صاحب دار الصدر شمالی۔ ربوہ	۵۰۰ روپے
۱۳	" شیخ مبارک احمد صاحب دار الصدر شمالی مع اہل و عیال سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن	۵۰۰ روپے
۱۴	" چوہدری ظفر احمد صاحب دار الصدر شمالی ربوہ	۵۰۰ روپے
۱۵	" سردار رفیق احمد صاحب ابن سردار عبد الرحمن صاحب صدر غربی ربوہ	۵۷۰ روپے
۱۶	" ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب صدر غربی ربوہ	۵۰۰ روپے
۱۷	" حافظ شفیق اللہ صاحب دار الصدر غربی شمالی ربوہ	۱،۰۰۰ روپے
۱۸	" کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ	۵۰۰ روپے
۱۹	" سید ظہور احمد شاہ صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ	۵۰۰ روپے
۲۰	" سید عبد الرزاق صاحب دار الصدر شرقی ربوہ	۵۰۰ روپے
۲۱	" پروفیسر حبیب اللہ صاحب تی آئی کالج ربوہ	۵۰۰ روپے
۲۲	مکرمہ صدیقہ خانم صاحبہ گنگاپوری دار الرحمت شرقی ربوہ	۵۰۰ روپے
۲۳	" جنت بی بی صاحبہ بنت حاکم علی صاحب "	۵۰۰ روپے
۲۴	مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد دار الرحمت وسطی "	۵۰۰ روپے
۲۵	مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محبوب عالم صاحب خالد "	۵۰۰ روپے
۲۶	" نسیم اختر صاحبہ مع بچگان اہلیہ میجر نذیر احمد صاحب	۵۰۰ روپے
۲۷	" امتیاز احمد صاحب راجیکی	۵۱۵ روپے
۲۸	مکرم عزیز اللہ صاحب آف لندن خلف مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم	۵۰۰ روپے
۲۹	" ماسٹر عطا محمد صاحب ریٹائرڈ اورینٹل ٹیچر دار الرحمت وسطی ربوہ	۵۰۰ روپے
۳۰	" الحاج ڈاکٹر رشید احمد صاحب دار الرحمت غربی	۵۰۰ روپے
۳۱	" محمد اسحٰق صاحب عابد کوئٹہ	۵۰۱ روپے
۳۲	" قاضی مبارک احمد صاحب بھٹی دار الرحمت غربی نگیری ادریا	۵۰۰ روپے

(باقی)

78

نمائندگان مجلس مشاورت توجہ فرمائیں

نمائندگان مجلس مشاورت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے مجلس مشاورت پر "نصرت جہاں آگے بڑھو" کی سکیم کے متعلق تفصیلات سن لی ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فرشتے معجزانہ رنگ میں اس سکیم کو جلد از جلد پروان چڑھا رہے ہیں اور آپ کے لئے حضرت بلالؓ کی سرزمین کے لوگوں کی خدمت کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ اب ڈاکٹروں کی نئی تقرریاں ہونے والی ہیں اس لئے ڈاکٹر صاحبان اپنی خدمات جلد از جلد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش فرمائیں اور اپنے کوائف سے خاکسار کو اطلاع دیں۔

جملہ نمائندگان اپنے اپنے حلقوں میں حضور کی آواز کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ ضلع لاڑکانہ کا سالانہ اجتماع

تربیتی سالانہ اجتماع مجالس انصار اللہ ضلع لاڑکانہ مورخہ ۲۳، ۲۴/۱ کو زیر صدارت مکرم جناب مولوی عبد المالک خان صاحب قائد ایثار انصار اللہ مرکزیہ ربوہ منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں ضلع لاڑکانہ کی مجالس کے انصار کے علاوہ خدام اور اطفال نے بھی بڑے ذوق اور شوق سے حصہ لیا۔

ناظم صاحب ضلع مکرم مولوی محمد انور صاحب نے دارہ سے انور آباد تک احباب کے لئے سواری کا انتظام کیا ہوا تھا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے اجتماع کے ہر چہار اجلاس میں علاوہ افتتاحی تقریر اور درس قرآن کے مندرجہ ذیل موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔

"اسلامی اخوت"، "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے"، "سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم"، "جماعت احمدیہ کا نفوذ اکناف عالم میں"

خاکسار نے "ذکر حبیب"، اور "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" پر سندھی زبان میں تقریر کی توفیق پائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ناظم صاحب مکرم مولوی محمد انور صاحب نے درس کتب حضرت مسیح موعودؑ اور ہماری تعلیم پڑھنے کی توفیق پائی۔ درس کے بعد مندرجہ ذیل اصحاب نے خوش الحانی سے نظمیں سنائیں۔ مکرم علی انور صاحب جانڈیو، مکرم عبد الرزاق صاحب سندھی۔ مکرم عبد السمیع صاحب مکرم انور حسین صاحب۔ مکرم نصیر احمد صاحب اور مکرم عبد الحکیم صاحب۔

اس موقع پر تقریری مقابلہ بھی ہوا جس میں ۱۲ احباب نے حصہ لیا۔ مکرم علی انور صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے جج کے فرائض انجام دیئے۔

نماز تہجد جو ہمارے اجتماعات کی نمایاں خصوصیت ہوتی ہے اس میں انصار، خدام اور اطفال نے بڑے شوق سے شمولیت کی۔ ۱۲ احباب نے رسالہ انصار اللہ کی خریداری قبول کی۔ رقم مع پتہ جات بعد میں بھجوائی جائے گی۔

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بعض نامساعد حالات کے باوجود نہایت پرسکون ماحول میں دعاؤں۔ ذکر الٰہی اور دین کی باتیں سننے سنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس بابرکت اجتماع کو موجب خیر و برکت بنائے۔

(ناظم اعلیٰ انصار اللہ)

مکرم خواجہ ناصر احمد صاحب کہاں ہیں؟

برادرم خواجہ ناصر احمد صاحب جو کہ غلہ منڈی میں سبزی و فروٹ مرچنٹ تھے کوئی ڈیڑھ ماہ سے ربوہ سے جڑانوالہ آئے۔ اگلے دن لاہور چلے گئے تھے۔ وہاں اپنے بیٹے مبارک احمد کو ملے اور ان سے کچھ روپے لئے اس کے بعد سے نہ تو وہ واپس ربوہ آئے ہیں اور نہ کوئی خط لکھا ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں اور اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو فوراً اپنی خیریت سے اطلاع دیں ان کے بہن بھائی اور بچے بہت پریشان ہیں۔ (خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ زمین کو حیاتِ تازہ بخشنے کے لئے آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے

اسیطرح وہ لوگوں کی روحانی تشنگی فرو کرنے کیلئے آسمان سے ہی وحی نازل کیا کرتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ میں اس طرف اشارہ فرمایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ زمین کو حیاتِ تازہ بخشنے کے لئے آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگوں کی روحانی تشنگی فرو کرنے کے لئے آسمان سے ہی وحی نازل کیا کرتا ہے مگر افسوس ہے کہ لوگ جسمانی بارش کو تو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں لیکن جب آسمان سے وحی الٰہی کی بارش نازل ہو تو اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہؓ سے وحی الٰہی کی بارش سے فائدہ اٹھانے اور نہ اٹھانیوالوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں تین قسم کے آدمی پائے جاتے ہیں کچھ تو ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی مثال اچھی زمین کی طرح ہوتی ہے جو نرم ہو پانی کو اپنے اندر جذب کرنے کی قابلیت رکھتی ہو اور پھر اچھی کھیتی اگا سکتی ہو۔ جب بارش نازل ہوتی ہے تو وہ زمین بارش کے پانی کو سمیٹ لیتی اور اسے اپنے اندر جذب کر لیتی ہے اور پھر زمین سے کھیتی نکلتی اور لوگوں کے کام آتی ہے گویا وہ خود بھی پانی پیتی ہے اور باقی لوگوں کے لئے بھی غذا مہیا کرتی ہے اور دوسری قسم کے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی مثال اس زمین کی طرح ہوتی ہے جو سخت ہو لیکن اپنے اندر نشیب رکھتی ہو جب پانی گرتا ہے تو وہ اس زمین میں جمع ہو جاتا ہے اور گو ایسی زمین خود پانی نہیں پیتی لیکن چونکہ وہ پانی کو جمع کر لیتی ہے اس لئے وہ پانی جانور پیتے ہیں آدمی استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنے کھیتوں کو اس پانی سے سیراب کرتے ہیں۔ لیکن ایک تیسری قسم کے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کی مثال اس سخت اور پتھریلی زمین کی طرح ہوتی ہے جو نہ صرف سخت اور پتھریلی ہو بلکہ مسطح اور ہموار بھی ہو۔ اس میں کوئی گڑھا نہ ہو جب آسمان سے پانی نازل ہوتا ہے تو نہ وہ آپ پانی پیتی ہے کیونکہ وہ سخت اور پتھریلی ہوتی ہے اور نہ پانی جمع کرتی ہے کیونکہ وہ مسطح اور ہموار ہوتی ہے۔ پھر فرمایا پہلی مثال تو اس شخص کی ہے جو عالم باعمل ہو وہ دین حاصل کرتا ہے اور صرف خود اس کے احکام پر عمل کرتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے اور ان کو عامل بنانے کی کوشش کرتا ہے گویا وہ عالم بھی ہوتا ہے اور عامل بھی ہوتا ہے۔ وہ تعلیم بھی حاصل کرتا ہے اور معلّم بھی ہوتا ہے۔ لیکن تیسری قسم کا آدمی نہ عامل ہوتا ہے اور نہ معلّم ہوتا ہے نہ خود فائدہ اٹھاتا ہے اور نہ دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے دوسری مثال بوجہ اس کے کہ دونوں مثالوں سے حل ہو جاتی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمائی۔ مگر ہر شخص ادنیٰ غور سے سمجھ سکتا ہے کہ دوسری مثال اس شخص کی ہے جو معلّم تو ہے مگر عامل نہیں۔ وہ دین سیکھتا ہے اس کے احکام سنتا ہے اس کی تعلیموں سے واقفیت رکھتا ہے مگر خود دیندار نہیں ہوتا ایسا شخص چونکہ خدا اور اس کے رسول کی باتیں دوسروں تک پہنچاتا رہتا ہے اس لئے وہ بھی ایک مفید وجود ہوتا ہے۔ گو ذاتی طور پر وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا بہرحال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تین قسم کے انسانوں کا ذکر فرمایا اور حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کے آنے پر بھی تین گروہ دنیا میں نظر آتے ہیں۔ یعنی کچھ تو ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ان کی تعلیموں پر عمل کرتے اور وحی الٰہی کی بارش سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جو اعراض سے کام لیتے ہیں اور انبیاء کا انکار کر دیتے ہیں اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جو دین کو سمجھتے تو ہیں مگر اپنی غفلت اور سستی کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ مادی بارش کا ذکر فرما کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جس طرح تم بارش سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہو اسیطرح تمہارا فرض ہے کہ تم اس روحانی بارش سے بھی فائدہ اٹھاؤ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل ہوئی ہے اور ان پتھروں کی طرح مت بنو جو بارش کا کوئی قطرہ اپنے اندر جذب نہیں کرتے۔ پھر جس طرح آسمان سے بارش برستی ہے تو زمین کی اندرونی تہوں میں جو پانی مخفی ہوتا ہے اس میں بھی جوش پیدا ہو جاتا ہے اور کنوؤں کا پانی بھی چڑھ آتا ہے اسی طرح انبیاء پر جب وحی الٰہی کی بارش نازل ہوتی ہے تو عوام الناس کو بھی کثرت کے ساتھ الہام آنی شروع ہو جاتی ہیں"

(تفسیر سورۃ البقرہ ص ۳۳۲)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۷

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

صف سوم و دوم کے مخلصین آگے بڑھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وہ خدا جو ہمیں قربانیاں پیش کرنے کے لئے کہتا ہے وہ ہمیں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق بھی عطا فرماتا ہے۔ خدا نے میرے دل میں بڑی شدت کے ساتھ یہ ڈالا ہے اور فرمایا ہے کہ تو میرے لئے اور میری عظمت کے قیام کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار دلوں میں قائم کرنے کے لئے اس جماعت سے قربانیاں مانگ وہ کرے گی۔"

صف اول کی مطلوبہ تعداد میں ابھی کچھ گنجائش موجود ہے۔ ایسے مخلصین جماعت جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی لحاظ سے فراخی بخشی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ آگے بڑھیں اور صف اول کی مطلوبہ تعداد کو جلد پورا کر کے حضور کی خاص دعاؤں سے حصہ لیں۔

(ظہور احمد سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

محترم ڈاکٹر احمد دین صاحب وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

کراچی بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم ڈاکٹر احمد دین صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا ۱۶؍ماہ شہادت ۱۳۵۰ہش مطابق ۱۶؍اپریل ۱۹۷۱ء کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ ۱۷؍شہادت روز ہفتہ چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ لایا جا رہا ہے

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز آپ کی اولاد اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

دین کی عزت اور اسلام کی حفاظت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ دس شرائط میں سے شرط ششم یہ ہے کہ ہر بیعت کنندہ "دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر عزیز سے زیادہ عزیز تر سمجھے گا"۔ اس لئے مخلصین جماعت دین کی عزت کو قائم کرنے اور اسلام کی حفاظت کے لئے اپنے اور اپنے اہل و عیال کی ضروریات کو پس پشت ڈال کر اپنا سب کچھ اسی راہ میں قربان کر رہے ہیں کیونکہ یہ مقصد انہیں ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے اللہ تعالیٰ یہ قربانیاں قبول فرمائے اور انہیں بے انتہا برکتوں سے نوازے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)